السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہماری مسجد میں شہری بچے ناظرہ قرآن کی تعلیم حاصل کرتے ہیں کیا ہم اپنی مسجد کے امام کو قربانی کی کھالوں سے تنخواہ دے سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

چرمہائے قربانی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ قربانی کا گوشت اور اس کا چمڑا سب مساکین میں تقسیم کردو اور قصاب کو بطور مزدوری ان میں سے کچھ نہ دو۔ [صحیح مسلم، الحج ۱۳۱۷:]

اس فرمان نبوی سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کی کھالوں کے حقدار صرف غرباء اور مساکین ہیں اور یہ حق انہی نادار اور غریبوں کو ملنا چاہیے۔ امام مسجد قطعاً ان کھالوں کا حقدار نہیں ہے۔ ہاں، اگر مقامی جماعت انتہائی کمزور ہے یا خود امام غریب اور نادار ہے تو اس صورت میں قربانی کی کھالیں امام مسجد کو بقدر ضرورت دی جا سکتی ہیں یا ایسی مفلوک الحال جماعت انہیں فروخت کرکے اس مدرسے کے امام مسجد کی تنخواہ پوری کر سکتی ہے، تاہم بہتر یہی ہے کہ اہل مسجد جس طرح اپنی دیگر ضروریات زندگی کو پورا کرتے ہیں۔ امام مسجد کی تنخواہ کو بھی اپنی ان ضروریات کی فہرست میں شامل کریں۔ مسجد کا امام مسجد کی ایک ضرورت ہے اور اس ضرورت کو پورا کرنا اہل مسجد کی ذمہ داری ہے۔ قربانی کی کھالوں سے اس کی تنخواہ ادا کرنے سے گھر کی چیز گھر ہی رہ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مقامی بچوں کی تعلیم پر بھی قربانی کی کھالوں کو خرچ نہیں کرنا چاہیے۔ ہمارے ہاں جو سیاسی جماعتیں ہیں وہ بھی ان کی حقدار نہیں ہیں۔ جہادی تحریکوں سے بھی ہوشیار رہنا چاہیے۔ قربانی کی کھالیں صرف غرباء ومساکین اور بیواؤں کا حق ہے۔ مقامی طلباء اور مساجد سیاسی جماعتیں، جہادی تنظیمیں ان کی حقدار نہیں ہیں۔ صورت مسئولہ میں امام مسجد پر صرف اس صورت میں قربانی کی کھالیں خرچ کی جا سکتی ہیں کہ مقامی جماعت انتہائی کمزور اور امام مسجد کی تنخواہ اتنی کم ہو کہ امام مسجد اس سے گزر اوقات نہیں کر سکتا اور اس کا اور کوئی ذریعہ معاش بھی نہیں ہے تو اسے دیگر غرباء ومساکین کی طرح بقدر حصہ دی جا سکتی ہیں، ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ وہ مقامی غرباء ومساکین کو نظر انداز کرکے خود تمام کھالوں پر قبضہ کرے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:389